۲۱ ذُوالحِجّۃ الحرام ۱۴۳۹ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:8)

بِھیڑ کی وجہ سے حج کو نہ جانا کیسا؟

بارگاہِ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ

کیا اَبّی اَبو کا عقیقہ کیا جاسکتا ہے؟

کیا میاں بیوی جنت میں یکجا ہوں گے؟

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ط
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

مَلفوظاتِ اَمیرِ اَہلِسُنَّت (قسط:8)[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سَرورِ ذِیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و مَحبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

بِھیڑ کی وجہ سے حج کو نہ جانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگوں کو بہت زیادہ بِھیڑ کے سبب گھبراہٹ ہوتی ہے اِس وجہ سے وہ حج کرنے کے لیے بھی نہیں جاتے ان کے بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

مدینہ

1 ...... یہ رِسالہ ۲۱ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام ۱۴۳۹ھ بمطابق یکم ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے المدینۃُ العلمیہ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مُعجمِ کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸ دار احیاء التراث العربی بیروت

جواب: اگر حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی حاضری کی سَعادت ملتی ہو تو بھیڑ کی وجہ سے اپنے آپ کو اِس سَعادت سے مَحروم نہیں کرنا چاہیے۔ جب جنّتی جنّت میں جائیں گے بِھیڑ تو اُس وقت بھی ہو گی اور بِھیڑ بھی ایسی کہ مونڈھے سے مونڈھا چِھلتا ہو گا جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل صَفحَہ 154 پر ہے: "جنَّت کے دَروازے اتنے وَسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستَّر بَرَس کی راہ ہو گی پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہو گی کہ مونڈھے سے مونڈھا چِھلتا ہو گا بلکہ بِھیڑ کی وجہ سے دَروازہ چَرچَرانے لگے گا۔" جنَّت میں جانے کے لیے بھی بِھیڑ سے گزرنا پڑے گا، لہٰذا اِس طرح کے شیطانی وَساوِس کہ بِھیڑ کی وجہ سے گھبراہٹ ہو گی، بیمار ہو جاؤں گا، یہ ہو گا وہ ہو گا وغیرہ وغیرہ سے بچتے ہوئے خُوش دِلی کے ساتھ، ہِمَّت کر کے حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کا سفر اِختیار کر لینا چاہیے۔ جو اللہ پاک کی راہ میں نکلتا ہے اللہ پاک خود ہی اُس کے لیے آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔

جن پر حج فرض ہے اُن کے لیے تو فوراً حج کرنا ضَروری ہے کہ بِلا وجہ فرض میں تاخیر کرنا بھی گناہ ہے۔ حج فرض ہونے کے باوجود جان بوجھ کر حج نہ کرنا یہ بُرے خاتمے کے اَسباب میں سے ایک سبب ہے اور حدیثِ پاک میں اس کی سخت وعید آئی ہے۔ چنانچہ نبیوں کے سُلطان، رَحمتِ عالَمِیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص (حج فرض ہونے کے باوجود) حج کیے بغیر مَر جائے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مَرے یا نصرانی ہو کر۔[1]

رَمَل کی تعریف اور اس کے اَحکام

سُوال: رَمَل کسے کہتے ہیں؟ نیز اگر کسی کو رَمَل کرنے کا موقع نہ ملے تو وہ کیا کرے؟

جواب: طواف کے اِبتدائی تین پھیروں میں اَکڑ کر شانے (کندھے) ہِلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے قَدرے (یعنی تھوڑا) تیزی سے چلنا "رَمَل" کہلاتا ہے۔[2] ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کفار پر رُعب ڈالنے کے لیے رَمَل کیا تھا تو ان مُبارَک ہستیوں کی ادا کو ہمارے لیے باقی رکھا گیا ہے۔ رَمَل کرنا سُنَّت ہے مگر لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جنہیں صحیح طریقے سے رَمَل کرنا نہیں آتا۔ جو حج کا طریقہ سِکھا رہے ہوتے ہیں عُمُوماً وہ بھی رَمَل کرنے کا صحیح طریقہ نہیں سِکھا پاتے۔ بعض لوگ مٹھیاں بند کر کے دوڑ رہے ہوتے ہیں تو بعض اُچھل کود کر رہے ہوتے ہیں۔ رَمَل میں دوڑنے اور اُچھل کود کرنے کی ممانعت ہے جیسا کہ بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 1097 پر ہے: پہلے تین پھیروں میں مَرد رَمَل کرتا چلے یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتا، شانے ہِلاتا جیسے قوی و بہادر لوگ

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء من التغلیظ فی ترک الحج، ۲/۲۱۹، حدیث: ۸۱۲ دار الفکر بیروت

2 ...... رَفیقُ الحرمین، ص ۵۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

چلتے ہیں، نہ کُودتا نہ دوڑتا۔

یاد رکھیے! رَمَل کرنا سُنَّت ہے اور مسلمان کو اِیذا دینا حرام ہے، لہٰذا جہاں رَش کے سبب اپنی یا دوسروں کی اِیذا کا اَندیشہ ہو تو وہاں رَمَل تَرک کرتے ہوئے نارمل اَنداز میں چلئے پھر جب موقع ملے تو رَمَل کر لیجیے۔ چنانچہ صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رَمَل میں اپنی یا دوسرے کی اِیذا ہو تو اتنی دیر رَمَل تَرک کرے مگر رَمَل کی خاطر رُکے نہیں بلکہ طواف میں مشغول رہے پھر جب موقع مل جائے تو جتنی دیر تک کے لیے ملے رَمَل کے ساتھ طواف کرے۔[1]

دَورانِ طواف کعبۂ مُشَرَّفہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کے قریب رہنا افضل ہے مگر اتنا قریب بھی نہ ہو کہ کعبہ کی دیواروں اور پَردوں سے ٹکرائے۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے قریب میں رَمَل نہیں ہو سکتا اور دُور رہ کر ہو سکتا ہے تو اب افضل یہ ہے کہ دُور سے طواف کرتے ہوئے رَمَل کی سُنَّت ادا کرے۔[2]

عالمِ دِین کی راہ نُمائی میں حج کرنا چاہیے

سُوال: کس کے ساتھ حج کو جانا چاہیے؟

مــــــــــدینه

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۹۷، حصہ: ٦

2 ...... البحر الرائق، کتاب الحج، باب الاحرام، ۲/ ۵۷۸ کوئٹہ

جواب:حج کے لیے جو بھی قافلہ بنے یا خاندان کے کچھ لوگ جا رہے ہوں تو ان کے ساتھ ایک ایسے عالمِ دِین کا ہونا ضروری ہے جس کی حج کے مَسائل پر گہری نظر ہو۔ ایسے عالمِ دِین کو اگر سونے میں تول کر بھی ساتھ لے جانا پڑے تو لے جانا چاہیے اور اس کی راہ نُمائی میں حج کرنا چاہیے۔ حج زندگی میں ایک بار صاحبِ اِستِطاعَت پر فرض ہے اِس کے مَسائل عوام تو کیا بہت سے خَواص کو بھی معلوم نہیں ہوتے۔ اگر کچھ معلومات ہوں بھی تو آدمی رَش میں بھول جاتا ہے۔

حج تو حج، نماز جو روزانہ پانچ وقت پڑھی جاتی ہے اور 40 یا 60 سال سے پڑھ رہے ہوتے ہیں اس کے مَسائل کا عِلم نہیں ہوتا، حج جو زندگی میں پہلی بار کرنے جا رہے ہیں اس کے مَسائل ایک دَم کہاں سے آجائیں گے! بس ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی سب کر رہے ہوتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ ایک کارڈ پاس رکھ لیتے ہیں جس میں فقط ترتیب لکھی ہوتی ہے کہ پہلے یہ کرنا ہے پھر اس کے بعد یہ کرنا ہے، اس کارڈ پر مَسائل وغیرہ نہیں لکھے ہوتے۔ حج کے مَسائل پر مشتمل کتاب ”رَفیقُ الْحَرَمَین“ ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں مُفت تقسیم کر کے حجاج تک پہنچائی جاتی ہے مگر پھر بھی کئی لوگ اسے گھر ہی میں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں گے کہ اس کو کہاں سنبھالیں گے! شاپنگ کرتے ہوئے بڑے بڑے بیگ بھر کر انہیں سنبھال لیتے ہیں لیکن ایک چھوٹی سی کتاب کو سنبھال نہیں پاتے۔ اگر حج کرنے والے اہلِ عِلم ہوں تو انہیں ”رَفیقُ الْحَرَمَین“ کے ساتھ

ساتھ بہارِ شریعت کا چھٹا حصہ بھی ضَرور ساتھ رکھنا چاہیے کہ اس میں حج کے مَسائِل کی زیادہ تفصیل ہے۔اب تو مَزید آسانی ہو گئی ہے کہ کتاب وغیرہ موبائل فون میں بھی ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے۔

یاد رکھیے! حج وعمرے کے مَسائِل قَدرے مشکل ہیں جب تک تجربہ کار عالِمِ دِین کی صُحبت نہیں ملے گی تو یہ مَسائِل ذہن نشین نہیں ہوں گے۔ بعض لوگ کئی کئی حج اور عمرے کر لیتے ہیں مگر اس کے باوجود انہیں حج کے ضَروری مَسائِل کا بھی عِلم نہیں ہوتا کہ حج میں کتنے فَرائض ہیں؟ طواف میں کتنے پھیرے ہوتے ہیں؟ حجرِ اَسود کو کتنی بار چومنا ہوتا ہے؟ کچھ معلوم نہیں ہوتا بس ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر حج کر آتے ہیں اور پھر اپنے فَضائل بیان کرتے نہیں تھکتے۔ وہاں دُعا میں جو مانگو ملتا ہے، میں نے قورمہ مانگا تو مجھے قورمہ ملا، بَریانی مانگی تو بَریانی ملی اور فُلاں کو یاد کیا تو وہ میرے سامنے کھڑا تھا وغیرہ وغیرہ۔حج کرنے والوں کو چاہیے کہ حج کے ضَروری مَسائِل سیکھیں اور کسی عالِمِ دِین کی راہ نُمائی میں حج کریں اور اس کے بعد اپنے کارنامے بیان کرنے کے بجائے اللہ پاک کے حضور رو رو کر حج کی قبولیت کی بھیک مانگتے رہیں۔

اِضْطِباع اور رَمَل سُنَّت ہے

سُوال: کیا عمرے کے طواف میں بھی رَمَل ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! عمرہ کے طواف میں بھی اِضْطِباع اور رَمَل دونوں سُنَّت ہے۔”چادر کو

دَہنی بغل کے نیچے سے نکال کر دَہنا مونڈھا کھلا رکھنے اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں مونڈھے پر ڈال دینے کو "اِضْطِباع" کہتے ہیں۔"[1]

عمرہ کرنے کے بعد حَلق کروانا کیسا؟

سُوال: عمرہ کرنے کے بعد حَلق کروانا کیسا ہے؟ نیز حَلق کرواتے وقت کیا نیت ہونی چاہیے؟

جواب: حج و عمرہ کرنے والے کے لیے حُدُودِ حَرَم ہی میں حَلق (یعنی سر مُنڈانا) یا تَقْصِیْر کروانا (یعنی کم از کم چوتھائی 1/4 سر کے بال انگلی کے پَورے برابر کٹوانا) واجِب ہے۔ تَقْصِیْر سے بھی واجِب ادا ہو جائے گا مگر مَرد کے لیے حَلق کروانا اَفضل ہے، جبکہ عورت تَقْصِیْر ہی کروائے گی کہ اس کے لیے حَلق کروانا حرام ہے۔[2] رہی بات حَلق کرواتے وقت نیت کی تو اس کے لیے کوئی خاص نیت تو میں نے نہیں پڑھی، اَلبتہ حَسْبِ حال اچھی اچھی نیتیں کر کے ثواب کمایا جا سکتا ہے، مثلاً سُنَّت پر عمل کرنے کی نیت سے سر کی سیدھی جانب سے حَلق کروانا شروع کروں گا۔ حَلق کروانے والوں کے لیے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار دُعائے رَحمت فرمائی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار۔[3] تو حَلق کروا کر حدیثِ پاک میں موجود تین بار دُعائے رَحمت کا حقدار بنوں گا۔

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۹۶، حصہ:۶ ملخصاً

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۱۴۲، حصہ:۶ ماخوذاً

3 ...... بخاری، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر... الخ، ۱/۵۷۴، حدیث:۱۷۲۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت

حَلق کرواتے وقت قِبلہ رُخ بیٹھوں گا۔" ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر اوقات قِبلہ شریف کی طرف مُنہ کر کے تشریف فرما ہوتے تھے۔"(1) یاد رَکھیے! قِبلہ رُخ بیٹھنے سے نظر تیز ہوتی ہے، حافِظہ مضبوط ہوتا ہے اور قِبلہ رُخ بیٹھ کر پڑھے جانے والا سبق بھی جلد یاد ہوتا ہے۔

حَلق کروانا کب واجِب ہے؟

سُوال: اگر کسی کے سر کے بال ایک پَورے سے چھوٹے ہوں تو اب اس پر حَلق کروانا ہی واجِب ہو گا یا تَقْصِیْر بھی کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی مَرد کے سر کے بال ایک پَورے سے کم ہوں تو اسے حَلق کروانا ہی واجِب ہے تَقْصِیْر نہیں کروا سکتا، کیونکہ تَقْصِیْر میں ایک پَورے کے برابر بال کاٹنے ہوتے ہیں جبکہ اس کے بال ایک پَورے سے پہلے ہی کم ہیں لہٰذا تَقْصِیْر کا مَحل نہ رہا۔ یوں ہی اگر کسی کے سر پر بالکل ہی بال نہیں یعنی وہ گنجا ہے تو اسے بھی اُسترا پِھروانا لازم ہے۔(2)

حَلق کروانے میں اِحتیاط

سُوال: حَلق کروانے میں کیا اِحتیاط کرنی چاہیے؟

جواب: حَلق کرواتے وقت بالوں کو نَرم کرنے کے لیے خوشبودار یا سادہ صابن وغیرہ

مدینہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة، ۲/۴۴۹ دار صادر بیروت

2 ...... فتاوی ھندیة، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة اداء الحج، ۱/۲۳۱ ماخوذاً دار الفکر بیروت

نہ لگایا جائے بلکہ سادہ پانی اِستعمال کیا جائے کیونکہ صابن سے مَیل اُترتا ہے جبکہ حلق کروانے والا ابھی اِحْرام میں ہے اور ”اِحْرام کے دَوران خوشبو لگانے یا مَیل چُھڑانے کی اِجازت نہیں۔ جِسم کو کھجانے میں بھی یہ اِحتیاط کرنی ہوگی کہ نہ بال ٹُوٹیں اور نہ ہی مَیل چُھوٹے۔“(1)

بارگاہِ رسالت میں سَلام پہنچانے کا طریقہ

سُوال: حج یا عمرے پر جانے والوں کو لوگ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا دِیگر مُقَدَّس ہستیوں کی بارگاہ میں سَلام پیش کرنے کا کہتے ہیں تو یہ اِرشاد فرمایئے کہ سَلام پہنچانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: جب حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے کسی مُسافِر کو کہا جاتا ہے کہ بارگاہِ رِسالت میں میرا سَلام عرض کرنا تو عُموماً وہ خود ہی بول پڑتا ہے: ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَام“ یوں ہی اگر کہا جائے کہ اپنے اَبو یا فُلاں کو سلام کہنا تو وہ خود ہی فوراً ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَام“ کہہ دیتا ہے حالانکہ یہ طریقہ دُرُست نہیں۔ ہونا یہ چاہیے کہ جس کے لیے سَلام بھیجا گیا اُسے پہنچایا جائے مثلاً اگر میں کسی زائرِ مدینہ کو سَلام پیش کرنے کی دَرخواست کروں تو وہ یوں پہنچائے: ”یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اِلیاس نے آپ کو سَلام عرض کیا ہے۔“

یاد رہے کہ اگر کسی نے آپ سے بارگاہِ رسالت یا کسی اور بزرگ ہستی یا کسی بھی

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۳۳ ماخوذاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

شخص کو سَلام پہنچانے کا کہا اور آپ نے حامی بھر لی کہ ٹھیک ہے میں پہنچا دوں گا تو اب سَلام پہنچانا واجِب ہو جائے گا۔[1] بعض لوگ ایسے موقع پر کہہ دیتے ہیں کہ اگر یاد رہا تو سَلام پہنچا دوں گا تو ایسا کہنے کی حاجت نہیں بلکہ ممکن ہے کہ سَلام کہنے والے کو بُرا بھی لگے کہ اس بَرَکت والی جگہ اور وقت کیا میں اسے یاد نہیں رہوں گا؟ لہٰذا یُوں نہ کہا جائے کہ یاد رہا تو پہنچاؤں گا۔ اس لیے کہ آپ پر سَلام پہنچانا واجِب ہی اس صورت میں ہے جب آپ کو یاد بھی رہے۔ اگر یاد ہی نہ رہا اور حامی بھرتے وقت آپ کی نیت پہنچانے کی تھی تو اب کوئی گناہ نہیں۔ اَلبتہ اگر حامی بھرتے وقت نیت یہ تھی کہ نہیں پہنچاؤں گا اور اسے ٹالنے کے لیے ہاں کہہ دیا تھا تو اب پہنچا بھی دے جب بھی جھوٹا وعدہ کرنے کا گناہ ہو گا۔ بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ بندہ حامی نہ بھرے اور اگر حامی بھر لی تو اب اپنے پاس سَلام دینے والوں کے نام لکھ لے تاکہ اسے یاد رہے۔ مجھے جب دیوانے سَلام پہنچانے کا کہتے ہیں تو میں خاموشی سے سُن لیتا ہوں، جواب میں حتَّی الْاِمکان حامی نہیں بھرتا اس لیے کہ اتنوں کے نام بھلا کیسے یاد رکھوں گا۔

اگر کسی نے زائرِ مدینہ کو سَلام پہنچانے کا کہا ہی نہیں اور یہ اَز خود اس کی طرف سے بارگاہِ رِسالت میں سَلام پہنچائے مثلاً پیر صاحب کی طرف سے سَلام پہنچایا حالانکہ پیر صاحِب نے اسے کہا ہی نہیں تو ایسا کرنا دُرُست نہیں۔ میں نے اپنی

مدینہ

[1] ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۵ ماخوذاً دار المعرفة بیروت

کتاب ''رَفِیْقُ الْحَرَمَین'' میں ہر زائرِ مدینہ سے بارگاہِ رسالت میں اپنا سلام پیش کرنے کی دَرخواست کی ہوئی ہے، اگر کوئی اسے پڑھ کر میری طرف سے ایک بار یا بار بار بھی سلام پیش کر دیتا ہے تو اس میں حَرَج نہیں بلکہ وہ اَجر وثواب کا مستحق ہو گا۔ اگر کوئی سَلام پیش نہیں کرتا جب بھی مُضایقہ نہیں کیونکہ فقط دَرخواست کرنے پر سَلام پہنچانا واجِب نہیں ہوتا۔

حُجاجِ کِرام سے سَلام و دُعا پہنچانے سے متعلق پوچھنا

سُوال: سَلام یا دُعا کے لیے کہنے والے واپسی پر زائرِ مدینہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہمارا سَلام پہنچایا تھا؟ کعبہ پر پہلی نظر جب پڑی تو ہمارا نام لے کر دُعا کی تھی یا نہیں؟ تو ان کا اس طرح پوچھنا کیسا؟

جواب: سَلام یا دُعا کی دَرخواست کرنے میں تو حَرَج نہیں لیکن واپسی پر پوچھنا کہ کیا ہمارے لیے دُعا کی تھی؟ ہمارا سَلام پہنچایا تھا؟ تو اس سے بچنا چاہیے۔ ممکن ہے اس نے دُعا تو مانگی ہو اور سَلام بھی پہنچایا ہو لیکن اب اسے یاد نہ آرہا ہو نیز یہ بھی ممکن ہے کہ واقعی وہ وہاں بھول گیا ہوں۔ اب اگر وہ سچ بولتا ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا تو اسے اس قسم کے کڑوے جملے سُننے پڑ سکتے ہیں کہ ہاں بھائی! ہم غریب بھلا کیسے یاد رہ سکتے ہیں!!! ہمیں کون پوچھتا ہے!!! وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسے جملوں سے بچنے کے لیے اکثر لوگ مُرَوَّت میں جھوٹ بول دیتے ہیں کہ ''بھلا آپ کو کیسے بھول سکتے ہیں؟ آپ کے لیے تو نام لے کر دُعا کی تھی۔'' ظاہر ہے

کہ اگر یہ سُوال نہ کرتا تو وہ جھوٹ نہ بولتا۔ پھر ایسے سُوالات میں خود ستائی کی بُو بھی آتی ہے کہ یہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، جبھی تو نام لے کر دُعا اور سلام کا مُطالبہ کر رہا ہے۔ ایسے لوگ اپنی اَہمیت جتانے کے لیے بسا اوقات گِلہ شِکوہ بھی کر ڈالتے ہیں مثلاً ”بھائی! آپ نے ہمارے لیے دُعا کرنا چھوڑ دی ہے جبھی تو آج کل بڑی پریشانیاں آرہی ہیں۔“ اگر ایسوں سے کہا جائے کہ میں سارے مسلمانوں کے لیے دُعا کرتا ہوں تو اس میں آپ بھی شامل ہو ہی جاتے ہیں۔ تو اس پر فوراً کہیں گے: ”نہ بھائی! ہمارے لیے الگ سے نام لے کر دُعا کیا کرو۔“ تو ایسا مُطالبہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہر ایک کا نام لے کر دُعا کرنا ممکن نہیں ہوتا مثلاً میرا عوام سے واسطہ زیادہ ہے، لوگ دُعا کرنے کا بھی کہتے رہتے ہیں اب میں ایک ایک کا نام یاد رکھ سکوں یہ ممکن نہیں، اگر لکھ بھی لوں تو اب ہزاروں، لاکھوں نام پڑھوں کیسے؟ لہٰذا میں دُعا میں ایسے جامع اَلفاظ لاتا ہوں جن میں ہر ایک خود بخود شامل ہو جائے مثلاً یَااللہ! میرے تمام مُریدین، تمام طالبین اور سارے دعوتِ اسلامی والوں اور والیوں کی بے حساب مَغْفِرت فرما، یَااللہ! پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری اُمَّت کی بَخْشِش فرما۔

کہتے رہتے ہیں دُعا کے واسطے بندے تیرے
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

تو اِن دُعائیہ اَلفاظ میں ہر ہر فَرد شامل ہو گیا اور اس میں میرا کسی پر کوئی اِحسان

بھی نہیں کیونکہ میں اپنے ثواب کے لیے ایسا کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے لیے دُعا مانگنا ثواب کا کام ہے۔[1]

حُجّاجِ کِرام سے بے جا سُوالات کرنا

سُوال: حج یا عمرہ کی سعادت حاصِل کر کے لوٹنے والوں سے لوگ اس قِسم کے سُوالات کرتے ہیں کہ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ مدینہ شریف میں مزہ آیا؟ تو اس قِسم کے سُوالات کرنا کیسا؟

جواب: حج یا عمرہ کی سَعادت پا کر لوٹنے والوں سے اِس قِسم کے سُوالات نہیں کرنے چاہیے۔ اِس قِسم کے سُوالات کی بِنا پر کم عِلمی کی وجہ سے لوگ گناہ میں پڑ سکتے ہیں مثلاً یہ پوچھنا کہ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ اب اس کے جواب میں عُموماً یہ کہا جاتا ہے کہ نہیں بھائی! بڑا آرام دہ سفر گزرا۔ حالانکہ یہ جھوٹ ہو سکتا ہے اس لیے کہ سفر میں سونا اور کھانا پینا سب مُتاثر ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا: سفر عذاب کا ٹکڑا ہے، سونا اور کھانا پینا سب کو روک دیتا ہے، لٰہذا جب کام پورا کر لو جلدی گھر کو واپس ہو۔[2]

---

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو کوئی تمام مومن مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے مَغفرت کرتا ہے، اللہ پاک اُس کے لیے ہر مومن مَرد و عورت کے عِوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔

(مسندُ الشّامیین لِلطَّبَرانی، ۳/۲۳۴، حدیث: ۲۱۵۵ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

2 ...... مسلم، کتاب الإمارۃ، باب السفر قطعۃ من العذاب...الخ، ص ۸۱۹، حدیث: ۴۹۶۱ دار الکتاب العربی بیروت

سفرِ حج میں تو اور زیادہ آزمائشوں کا سامنا ہوتا ہے کہ مِیلوں مِیل پیدل چلنا پڑتا ہے۔ ہجوم اور اِزدِحام کے سبب مشکلات میں مزید اِضافہ ہو جاتا ہے لیکن اِس کے باوجود کہنا کہ بہت آرام وہ سفر گزرا تو یہ صَریح جھوٹ ہے۔ یوں ہی مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا پہنچ کر جو بیمار ہو گیا۔ اَرکانِ حج کی اَدائیگی میں تھکاوٹ کے سبب مدینہ شریف میں اسے طبعًا مزہ نہیں آیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن سُوال پوچھنے والے کو جواب میں کہنا کہ بہت مزہ آیا تو یہ جھوٹ ہو گا۔ یوں ہی گھر آئے ہوئے مہمانوں سے بھی ایسے سُوالات نہ کیے جائیں جن کے جواب میں ان کے جھوٹ میں پڑنے کا اَندیشہ ہو مثلاً ہمارا کھانا کیسا لگا؟ ہماری چائے اچھی لگی؟ آپ کو گھر کیسا لگا؟ وغیرہ وغیرہ کیونکہ کھانا، چائے اور گھر اچھا نہ بھی لگا تب بھی وہ جھوٹ سے کام لیتے ہوئے یہی کہیں گے کہ کھانے پینے میں بہت مزا آیا اور گھر بھی اچھا لگا۔ بَہر حال ایسے سُوالات نہ کیے جائیں جن کے باعِث کسی کے جھوٹ میں مبتلا ہو کر گناہ میں پڑنے کا اَندیشہ ہو۔

کیا ہر سال حج کریں گے؟

سُوال: کیا آپ آئندہ سال بھی حج کریں گے؟

جواب: میں آئندہ سال تک زندہ رہوں گا اس کی میرے پاس کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہاں! اگر زندہ رہ گیا اور حالات و صحت نے بھی ساتھ دیا تو ہر سال حج کرنے کی نیت ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پہلے بھی ہر سال حج کی سعادت حاصل کرتا رہا

ہوں۔ اب ایک بار پھر کمر باندھی ہے لیکن عمر اور ضُعف بہت بڑھ گیا ہے۔ بس اللہ پاک میرے کہے کی لاج رکھ لے اور مجھے دوسروں کی محتاجی سے بچالے۔

رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ میں جانے کے لیے دوڑنا کیسا؟

سُوال: جب مسجدِ نبوی شریف میں رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ کا دروازہ کھولا جاتا ہے تو اِنتظار میں کھڑے لوگ وہاں جگہ پانے کے لیے دوڑتے ہیں تو ایسا کرنا کیسا؟

جواب: رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ میں جگہ پانے کے لیے مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مَردوں یا عورتوں کا دوڑنا سخت بے اَدَبی ہے اس لیے کہ ”مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے دَھمک پیدا ہو منع ہے۔“[1] جب عام مَساجد میں بھی اِس طرح چلنے کی ممانعت ہے تو مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آداب تو اور زیادہ ہیں لہٰذا وہاں اس طرح دوڑنا کہ دھکم پیل اور شور شرابا ہو تو یہ سخت بے ادبی ہے۔ رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ میں جگہ پانا یقیناً سَعادت مندی ہے لیکن اس کے لیے اگر مسجد میں بھاگنا پڑے، مسلمانوں کے دَرمیان دھکم پیل اور اِیذا رسانی ہو اور مسجد میں شور شرابا ہوتا ہو تو اب یہ سعادت نہیں رہے گی بلکہ گناہ کا کام ہو جائے گا۔ اس لیے مَساجد کو ان کاموں سے بچانے کا حکم ہے حدیثِ پاک میں ہے: اپنی مسجدوں کو جھگڑے اور شور شرابے سے محفوظ رکھو۔[2]

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۱۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... ابن ماجۃ، کتاب المساجد والجماعات، باب مایکرہ فی المساجد، ۱/ ۴۱۵، حدیث: ۷۵۰ ملتقطاً دار المعرفۃ بیروت

پہلے کے دور میں خانہ کعبہ کا دَروازہ عوام کے لیے بھی کھولا جاتا تھا، یقیناً اس میں داخلہ مِل جانا بڑی سَعادت کی بات تھی لیکن فُقہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے وہاں بھی یہ قُیُودات لگائی کہ اگر بآسانی داخِلہ مِل جائے تو بہتر ورنہ دھکم پیل کر کے نہ داخِل ہو۔ چنانچہ صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کعبۂ مُعَظَّمَہ کی داخِلی (داخِل ہونا) کمال سعادت ہے اگر جائز طور پر نصیب ہو۔ محرم میں عام داخِلی ہوتی ہے مگر سخت کشمکش رہتی ہے۔ کمزور مَرد کا تو کام ہی نہیں، نہ عورتوں کو ایسے ہجوم میں جرأت کی اِجازت، زبردست (طاقتور) مَرد اگر آپ اِیذا سے بچ بھی گیا تو اَوروں کو دھکے دیکر اِیذا دے گا اور یہ جائز نہیں، نہ اس طرح کی حاضِری میں کچھ ذوق ملے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ساری مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام ہی نُزُولِ رَحمت کا مقام ہے لہٰذا رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ میں بآسانی جگہ نہ ملے تو آپ کہیں بھی عبادت کر لیجئے۔ اگر خاص رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ کی ہی بَرکتیں پانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ایسے اوقات یا مہینوں کا اِنْتخاب کیجئے جس میں وہاں زیادہ رَش نہ ہو مثلاً حج اور رَمضانُ الْمبارک کے عِلاوہ وہاں زیادہ رَش نہیں ہوتا۔ اِنتظامیہ کو بھی چاہیے کہ اِس طرح خاص وقت میں دروازہ کھول کر مسجد کی بے ادبی کے

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱۵۰، حصہ:۶

اَسباب پیدا نہ کرے۔ویسے بھی مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام ساری رات ہی کھلی رہتی ہے لیکن اس کے باوجود اِنتظامیہ کا رَوْضَةُ الْجَنَّة کا دروازہ کھول کر بھگدڑ مچوانا سمجھ میں نہیں آتا۔

رَمَل صِرف مَردوں کے لیے سُنَّت ہے

سُوال: دَورانِ طواف خَواتین کب رَمَل کریں؟

جواب: خَواتین کے لیے رَمَل اور اِضْطِباع سُنَّت نہیں۔ رَمَل اور اِضْطِباع صِرف مَردوں کے لیے سُنَّت ہے اور وہ بھی اس طواف میں کہ جس کے بعد سَعی ہو[1] مثلاً عُمرہ کے طواف میں سُنَّت ہے کہ اس کے بعد سَعی ہوتی ہے۔اِسی طرح اگر حج کا اِحرام باندھنے کے بعد کسی نفل طواف میں جس کے بعد سَعی ہو اِضْطِباع اور رَمَل کر لیا تو سُنَّت ادا ہو گئی اور اگر نہیں کیا تھا تو طوافُ الزِّیارۃ کے طواف میں رَمَل کی سُنَّت ادا کر کے اُس کے بعد سَعی کر لی جائے اَلبتہ اس طواف میں اِضْطِباع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ طوافُ الزِّیارۃ سے پہلے حاجی اِحرام سے باہر ہو چکے ہوتے ہیں۔اِسی طرح سَعی کرتے ہوئے مِیلَیْنِ اَخْضَرَیْن[2] میں دوڑنا بھی صِرف مَردوں کے لیے ہے، اسلامی بہنوں کو وہاں دوڑنا بھی منع ہے۔

مدینہ

1. بہارِ شریعت، ۱/۱۱۰۱، حِصّہ:۶ ملتقطاً
2. مِیلَیْنِ اَخْضَرَیْن: یعنی "دو سبز نشان"۔ صَفا سے جانبِ مَروہ کچھ دُور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دونوں طرف کی دیواروں اور چھت میں سبز لائٹیں لگی ہوئی ہیں۔ان دونوں سبز نشانوں کے دَرمیان دَورانِ سَعی مَردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔ (رَفیقُ الحرمین، ص۶۳)

عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہ دینے میں حِکمت

سُوال: دَورانِ سَعی مِیلَیْنِ اَخْضَرَیْن میں عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہیں دیا گیا، اِس میں کیا حِکمت ہے حالانکہ حضرتِ سَیِّدَتنا ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا تو دوڑی تھیں؟

جواب: حضرتِ سَیِّدَتنا ہاجِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بے قراری اور اِضْطِراب کے سبب دوڑی تھیں اور اللہ پاک کے کَرم سے ان کی یہ اَدا صِرف مَردوں کے لیے باقی رکھی گئی اور عورتوں کو اس سے مُسْتَثْنٰی قرار دیا گیا۔ عورتیں چونکہ عام طور پر کمزور ہوتی ہیں شاید اس لیے انہیں دوڑنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اگرچہ میں نے عورتوں کے نہ دوڑنے کی حِکمتیں کسی کتاب میں نہیں پڑھیں مگر ایک حِکمت پَردہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اگر عورتیں دوڑیں گی تو اُن کے اَعضاء ہِلیں گے جس کے باعِث مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیر مَردوں کے لیے بَدنگاہی کا سامان ہو گا۔ یاد رَکھیے! شَریعت کا کوئی بھی حکم حِکمت سے خالی نہیں ہوتا اور سب سے بڑی حکمت اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دینا ہے۔

اسلامی بہنوں کو اپنی آئی ڈی بنانا کیسا؟

سُوال: کئی عورتیں انٹرنیٹ پر بِنْتِ عطّار اور کنیزِ عطّار وغیرہ ناموں سے اپنی فیس بک، آئی ڈی اور پیج بناتی ہیں جس کے باعِث کئی غَلَط رابطے قائم ہو جاتے ہوں گے کیا اُن کا ایسا کرنا دُرست ہے؟

جواب: عورتوں کو سورۂ نُور کی تعلیم دینے کا حکم دیا گیا ہے[1] اور سُورۂ یُوسُف کی تفسیر پڑھانے سے منع کیا گیا ہے کہ اِس میں ایک عورت کے مَکر کا ذِکر ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: صحیح حدیث سے ثابِت ہے کہ لڑکیوں کو سُورۂ یوسُف کا ترجمہ (و تفسیر) نہ پڑھائیں کہ اس میں مَکرِ زَناں (یعنی عورتوں کے دھوکا دینے) کا ذِکر فرمایا ہے۔[2] جب عورتوں کو قرآنِ کریم کی سُورۂ یُوسُف کی تفسیر پڑھانے سے منع کیا گیا ہے تو فیس بُک چلانے کی اِجازت کس طرح دی جا سکتی ہے کہ جہاں بے حیائی کی باتیں ہوتی ہیں۔ عورتوں کو تو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ میری ایک ہی بیٹی ہے شاید ہی اُس کا نام حاضِرین میں کسی اسلامی بھائی کو معلوم ہو کیونکہ میں اُس کا نام لیتا ہی نہیں۔ بعض لوگ دَھڑلّے سے کُھلے عام اپنی بہو بیٹیوں کے نام لیتے ہیں مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ جب میں کسی کے سامنے اپنی بیٹی کا نام لینا پسند نہیں کرتا تو پھر اُس کے نام کا پیج کس طرح پسند کر سکتا ہوں جو عام طور پر بہت ساری خرابیوں اور گناہوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور جس میں تَصویریں، آوازیں اور نہ جانے کیا کیا ڈالا جاتا ہو گا۔ بَہر حال اگر کوئی ''بِنْتِ عَطّار'' کے نام سے پیج کھول کر یہ ظاہر کرنا چاہتی ہو کہ وہ ''بِنْتِ عَطّار'' یعنی عَطّار

---

1. مستدرک حاکم، تفسیر سورۃ النور، ۳/۱۵۸، حدیث: ۳۵۴۶ دار المعرفۃ بیروت
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۵۵

کی حقیقی بیٹی ہے تب تو یہ حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ حدیثِ پاک میں اس پر لعنت کی گئی ہے۔[1] نیز اگر لوگوں کو دھوکا دینے کے نیت سے "بِنْتِ عطّار" کے نام سے پیج کھولا کہ لوگ دھوکے سے اس پیج کا وِیزٹ (Visit) کریں تو اس صورت میں جھوٹ اور دھوکے کے گناہ سے بھی توبہ کرنا واجب ہے۔

جو اسلامی بہنیں اپنے نام کے ساتھ عطّاریہ، قادریہ اور رَضویہ لکھ کر آئی ڈی بنائیں یا پیج چلائیں میری طرف سے اُن کی نہ پذیرائی ہے اور نہ ہی حوصلہ افزائی۔ جو اسلامی بہنیں واقعی عطّاریہ ہیں اور جن کے خمیر میں عطّاریت شامل ہے انہیں میری طرف سے پیج چلانے کی اِجازت ہی نہیں بلکہ اگر عطّاریہ نہ بھی ہو جو بھی مجھ سے عقیدت و محبت رکھنے والی میری مسلمان مَدَنی بیٹی ہے وہ پیج نہ چلائے۔ لفظِ "عورت" کے لُغوی معنٰی ہی چھپانے کی چیز ہیں لہٰذا عورت کے لیے چادر اور چار دیواری ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بِلاضَرورت سُنانے کی اِجازت نہیں۔[2] لہٰذا عورتوں کا سَج دَھج کر پیج پر آنا اور گلیوں بازاروں میں گھومنا باحیا عورتوں کا کام

---

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو کوئی اپنے باپ کے سِوا کسی دوسرے یا کسی غیر والی کی طرف مَنْسُوب ہونے کا دعویٰ کرے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن اُس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا اور نہ ہی کوئی نفل۔

(مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینة...الخ، ص ۵۴۶، حدیث: ۳۳۲۷)

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۲، حِصّہ: ۳

نہیں۔ اسلامی بہنوں سے میری مَدَنی اِلتجا ہے کہ یہ کسی کے پیج کو لائک بھی نہ کریں کہ یہ نالائقی ہے۔ انٹرنیٹ چلانا اور سوشل میڈیا کی طرف جانا اسلامی بہنوں کا کام ہی نہیں لہٰذا جتنا ہو سکے اس سے بچیں۔

دُعائے عطّار

یَااللہ! جو بھی میری مَدَنی بیٹی اپنا پیج بند کر دے اور جو اپنا پیج کھولنے کا سوچ رہی ہے وہ اس سے باز رہے اور جو پہلے سے ہی باز ہے اِن سب کو بے حساب مَغْفِرت سے نواز کر جنَّتُ الْفِرْدوس میں خاتونِ جنَّت، بی بی فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پڑوس نصیب فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَدَنی مُنّیوں کا ”شکریہ“ نام رکھنا کیسا؟

سُوال: کیا کسی مَدَنی مُنّی کا نام ”شکریہ“ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: ”شکریہ“ نام رکھنے میں حَرَج تو نہیں ہے مگر اس نام کی کوئی فضیلت بھی نہیں ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہ نام رکھنے پر لوگ مذاق اُڑائیں اور جب یہ مَدَنی مُنّی بڑی ہو گی تو ممکن ہے اِس نام کے باعث اسے پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ ایسے نام رکھنے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ مَدَنی مُنّوں کے نام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صحابۂ کِرام و بزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور مَدَنی مُنّیوں کے نام صحابیات اور وَلیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنّ کے ناموں پر رکھے جائیں۔

کیا اَمّی اَبو کا عقیقہ کیا جا سکتا ہے؟

سُوال: کیا اولاد اپنی اَمّی اَبو کا عقیقہ کر سکتی ہے؟ نیز اگر کسی کا بچپن میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو وہ خود اپنے ولیمہ کے ساتھ اپنا عقیقہ کر سکتا ہے؟

جواب: اگر اَمّی اَبو کا عقیقہ نہیں ہوا تھا تو اب ان کی اِجازت سے کر سکتے ہیں۔ اِسی طرح اگر کسی کا بچپن میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو وہ اپنے ولیمہ کے ساتھ بھی اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔

حَلق اور تَقْصِیْر کی شَرعی حیثیت

سُوال: عُمرے کے آخر میں حَلق یا تَقْصِیْر کروانے کی شَرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: اِحرام خواہ عُمرے کا ہو یا حج کا اس سے باہر ہونے کے لیے حَلق یا تَقْصِیْر کروانا واجِب ہے۔

اسلامی بہنوں کا مُنہ چھپا کر نفلی طواف کرنا کیسا؟

سُوال: کیا نفلی طواف میں اسلامی بہنیں مُنہ چھپا سکتی ہیں؟

جواب: عورت کو اِحرام کی حالت میں چہرے پر کپڑا وغیرہ مَس کرنے کی اِجازت نہیں ہے۔ اس لیے اِحرام کی حالت میں عورت اگر نفلی طواف کرے تو بھی چہرے کو کپڑے وغیرہ سے چھپانا جائز نہیں اور کفارہ لازم ہونے کی بھی صورت بنے گی۔ اَلبتہ عورت اِحرام کی حالت میں نہ ہو تو اَجنبی مَردوں کی موجودگی میں اسے اپنا چہرہ چھپانے کا حکم ہے۔ اس لیے نفلی طواف میں بھی چہرے کو چھپائے۔

عورتوں کے لیے طواف کی اِحتیاطیں

سُوال: دَورانِ طَواف بعض عورتوں کا مَردوں سے اِخْتِلاط سے بچنے کا ذہن نہیں ہوتا، اِس کا حل اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: دَورانِ طواف بعض عورتیں بڑی بے باکی کے ساتھ مَردوں کے دَرمیان گھس جاتی اور انہیں دھکے مارتے ہوئے آگے نکل جاتی ہیں۔ ایسا وہی عورتیں کرتی ہیں جن کا غیر مَردوں سے جسم چھو جانے سے بچنے کا بالکل ذہن نہیں ہوتا، بلکہ اَجنبی مَردوں سے ہاتھ مِلانا بھی ان کے نزدیک کوئی عیب ہی نہیں ہوتا۔ ایسی عورتیں بازاروں میں بھی مَردوں کی بھیڑ میں گھسنے کی عادی ہوتی ہیں، بڑی دِیدہ دلیری کے ساتھ انہیں دھکے مارتے ہوئے آگے نکل جاتی ہیں چنانچہ جب یہ حج یا عمرہ کی سعادت پاتی ہیں تو وہاں بھی ذہن نہ ہونے کے سبب مَردوں سے ٹکراتی ہیں۔ دَورانِ طواف اگر پَردہ کر بھی لیا تو وہ بھی برائے نام ہوتا ہے اس لیے کہ کلائیاں ان کی کُھلی ہوتی ہے، بِالْخُصُوص حجرِ اَسْود کا اِسْتِلام کرتے وقت جب ہاتھ اُٹھاتی ہیں تو کلائیوں سے کپڑا ہٹ جاتا ہے حالانکہ غیر مَردوں کے سامنے کلائیاں کھولنا حرام ہے۔[1] اگر فرض طواف یعنی طوافُ الزِّیارہ کے دَوران سَتر کا کوئی حصّہ مثلاً اسلامی بہن کی کلائی کا چوتھائی حصہ کھل گیا اور اسی حال میں پورا یا اکثر طواف کر لیا تو اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں دَم واجب ہو

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۴۷ ماخوذاً

گا۔[1] جبکہ نفل یا سُنَّت طواف کے دَوران سَتر کا کوئی حصہ چوتھائی برابر کھلا اور اسی حال میں یہ طواف مکمل کر لیا تو اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں صَدَقہ دینا واجِب ہو گا۔[2] مَسائل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔

اُمُّ الْمُؤمِنین کا بے مثال پَردہ

ایسی خَواتین اگر حَرَمَیْن طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا میں کچھ نہ کچھ پَردَہ کر بھی لیں تو واپسی پر جَدَّہ پہنچتے ہی پَردہ ختم کر دیتی ہیں۔ ایسی تمام خَواتین کو اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا سَوْدَہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنۡہَا کے اس مبارک اَنداز سے سبق حاصِل کرنا چاہیے چنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا سَوْدَہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنۡہَا سے عرض کی گئی: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ حج کرتی ہیں نہ عمرہ؟ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنۡہَا نے جواب دیا: میں نے حج بھی کر لیا ہے اور عمرہ بھی۔ اللہ پاک نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں گھر میں رہوں۔ خُدا کی قسم! میں دوبارہ گھر سے نہیں نکلوں گی۔ راوی کا بیان ہے: بخدا! وہ اپنے دروازے سے باہَر نہ آئیں یہاں تک کہ وہاں سے آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنۡہَا کا جنازہ ہی نکالا گیا۔[3] دیکھا آپ نے اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا سَوْدَہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنۡہَا کی کیسی مبارک سوچ تھی کہ ایک مرتبہ فرض حج کرنے کے بعد صِرف پَردے کی وجہ سے نفلی حج نہیں

مدینہ

1. بہارِ شریعت، ۱/۱۱۷۶، حصہ:۶ ملتقطاً
2. لبابُ المناسک، بابُ الجنایات، ص ۳۵۴ بابُ المدینہ کراچی
3. دُرِّ منثور، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۶/۵۹۹ دارُ الفکر بیروت

فرمایا حالانکہ اُس وقت آج کی طرح بِھیڑ نہیں ہوتی تھی۔ لہٰذا اسلامی بہنوں کو چاہیے حَرَمَیْن طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں پَردہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہر جگہ اپنے پَردے کو یقینی بنائیں۔ طواف میں بھی حتَّی الْاِمْکان مَردوں کے ساتھ ٹکرانے سے خود کو بچائیں۔ حالتِ اِحرام میں عورتوں کے لیے اپنا چہرہ کُھلا رکھنا ضَروری ہوتا ہے لیکن پَردہ پھر بھی کرنا ہوگا۔ لہٰذا کسی کتاب یا گتّے وغیرہ کی آڑ کرکے اپنے چہرے کو چھپائیں۔ بعض اسلامی بہنیں ایسی ٹوپی(Cap) پہنتی ہیں جس کے آگے کپڑا لٹکا ہوتا ہے، اس سے بھی پَردہ تو ہو جائے گا لیکن اس میں یہ مسئلہ ہے کہ پسینا پونچھتے وقت یا ہوا چلنے کی وجہ سے وہ کپڑا جب جب چہرے سے چپکے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔ لہٰذا اس پریشانی سے بچنے کے لیے گتّے یا کتاب وغیرہ کی آڑ سے چہرہ چھپانا بہتر ہے۔

اِحتیاطاً صَدَقہ یا دَم دینا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کو معلوم ہی نہ ہو کہ اُس پر کتنے دَم یا صَدَقے واجِب ہوئے ہیں تو کیا وہ اِحتیاطاً دَم یا صَدَقہ دے سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر کوئی اِحتیاطی دَم یا صَدَقہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ مگر اس بارے میں خوب غور کرلے کہ اس پر کتنے دَم یا صَدَقے لازِم ہوئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ زیادہ دَم یا صَدَقے واجِب ہونے کی صورت میں صِرف ایک دَم یا صَدَقہ ادا کرنا کافی نہیں ہوگا۔ ایسی صورت میں ظَنِّ غالِب کا اِعتبار کرتے ہوئے کفارے

ادا کرے، مثلاً کسی کا غالِب گمان یہ ہو کہ اس پر 10 دَم یا صَدَقے لازم ہوئے ہیں تو وہ اِحتیاطاً 12 دَم یا صَدَقے ادا کر دے، یوں اس کے 10 کفارے وجوبی اور دو نفلی ادا ہو جائیں گے۔ یوں ہی اگر کسی کے حالتِ اِحرام میں وضو وغیرہ کرتے ہوئے بال جھڑ جاتے ہوں تو اُسے چاہیے کہ جتنے بال جھڑیں ان کی تعداد اپنے پاس لکھ لے تا کہ بعد میں کفارہ دینے میں آسانی رہے۔ اگر کسی وجہ سے نہ لکھ سکا تو حِساب لگائے کہ اس نے کتنی مرتبہ وُضو کیا ہے مثلاً ہر نماز کے لیے الگ وُضو کیا یا ایک ہی وُضو سے کئی نمازیں ادا کیں یا پھر باوضو رہنے کے لیے کئی بار وُضو کیا ہو تو ہر وُضو کے عِوَض ایک صَدَقہ ادا کر دے۔ اس طرح بال ٹوٹنے کی وجہ سے لازم آنے والے کفارے کی اَدائیگی ہو جائے گی۔ یوں ہی بعض لوگوں کو داڑھی سے کھیلنے کی عادت ہوتی ہے وہ بار بار اپنی داڑھی کو ہاتھ لگاتے رہتے ہیں اِحرام کے عِلاوہ ایسا کرنے میں کوئی حَرَج نہیں مگر حالتِ اِحرام میں اس کی وجہ سے بال ٹوٹ گئے تو کفارہ لازم آئے گا۔

بال ٹوٹنے سے کب کفارہ لازم آتا ہے؟

سُوال: بال ٹوٹنے سے کب کفارہ لازم آتا ہے؟

جواب: اگر دو تین بال ٹوٹے تو ہر بال کے بدلے ایک مٹھی اَناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا دینا ہو گا۔[1] اگر اس سے زیادہ بال گرے تو صَدَقۂ فِطر کی مِقدار دینا

مدینہ

1 فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ٦۰۷ ماخوذاً

لازم ہو گی نیز اگر کوئی دو یا تین بال ٹوٹنے پر بھی صَدَقہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ ہاں! اگر خود بخود بال جھڑ جائیں یا بیماری کی وجہ سے سارے بال ہی گر پڑیں تو کوئی کفارہ نہیں۔(1)

اِحرام باندھنے سے پہلے سر مُنڈوانا کیسا؟

سُوال: حج یا عمرے کا اِحرام باندھنے سے پہلے سر کے بال چھوٹے کروالینا یا اُسترہ پھروا لینا کیسا؟

جواب: مَرد کا اِحرام باندھنے سے پہلے اپنے سر کے بال اُسترے یا مشین وغیرہ سے منڈانا جائز ہے۔

دَم اور صَدَقہ کہاں ادا کیا جائے؟

سُوال: کیا دَم اور صَدَقے کا حُدُودِ حَرَم ہی میں ادا کرنا ضَروری ہے؟

جواب: جس پر دَم واجِب ہو اس کے لیے ضَروری ہے کہ وہ اس جانور کو حُدُودِ حَرَم ہی میں ذَبح کر کے صَدَقہ کر دے، زندہ جانور صَدَقہ نہیں کر سکتا۔ ہاں! صَدَقہ اپنے وطن میں بھی ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر حُدُودِ حَرَم میں ادا کرنا افضل ہے۔

کفارہ کس مُلک کی کرنسی سے ادا کیا جائے؟

سُوال: کفارے کی اَدائیگی کے وقت کس مُلک کی کرنسی کا اِعتبار ہو گا؟

جواب: کفارہ جس مُلک میں ادا کر رہا ہے اسی مُلک کی کرنسی کا اِعتبار ہو گا نہ کہ اس جگہ کا

مدینہ

1 ...... لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعر، ص۳۲۷

جہاں وہ لازم آیا ہے۔ کفارہ جس مُلک میں بھی ادا کیا جائے وہاں صَدَقۂ فِطر کی مِقدار یعنی دو کلو میں 80 گرام کم گیہوں یا کشمش یا جس سے وہ ادا کرنا چاہے اس کی رَقم معلوم کر کے ادا کر دے۔ جیسا کہ وطنِ عزیز پاکستان میں دو کلو میں 80 گرام کم گیہوں آج کل تقریباً 100 روپے میں بآسانی دَستیاب ہیں اس لیے آج کل ایک صَدَقے کی رَقم میں 100 روپے بھی دیئے جاسکتے ہیں اور دِیگر میوہ جات کی رَقم اس سے کچھ زائد بنے گی۔ اگر کوئی پاکستانی حالتِ اِحرام میں لازم آنے والا کفارہ گیہوں کے حِساب سے ادا کرے تو بآسانی ادا کر سکتا ہے بلکہ کئی اِحتیاطی کفارے بھی دے سکتا ہے۔

نماز میں داڑھی سے کھیلنا کیسا؟

سُوال: نماز میں داڑھی سے کھیلنا کیسا؟

جواب: نماز میں داڑھی سے کھیلنا مکروہِ تحریمی ناجائز و گناہ ہے۔[1] بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے وہ نماز کے عِلاوہ بھی اپنی داڑھی سے کھیلتے ہیں اور بعض اوقات داڑھی کے بال بھی منہ میں لیتے رہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے جہاں داڑھی کے بال کمزور ہوتے ہیں وہاں داڑھی پر لگنے والے گرد و غبار اور مختلف جَراثیم پیٹ میں پہنچ کر طرح طرح کی بیماریوں کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ یوں ہی بعض لوگوں کو

---

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلوۃ...الخ، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوۃ وما لا یکرہ، ۱/۱۰۵

خواہ مخواہ ناخن چبانے کی عادت ہوتی ہے انہیں لاکھ منع کیا جائے مگر باز نہیں آتے حالانکہ ناخن چبانے سے بَرَص یعنی جسم پر سفید دھبے پڑ جانے کا اندیشہ ہے لہٰذا اس طرح کی فضول عادات سے جان چھڑا لینی چاہیے۔

کیا حالتِ اِحرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

سُوال: کیا حالتِ اِحرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: حالتِ اِحرام میں ناخن وغیرہ کوئی چیز جسم سے جُدا کرنے کی اِجازت نہیں۔(1)

مَقْرُوض پر قرض کے تقاضے میں نَرمی کیجیے

سُوال: قرض خواہ کے تقاضوں یا کسی کے تنگ کرنے کی وجہ سے خود کُشی کرنا جائز ہے؟

جواب: جی نہیں! خود کُشی کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے، البتہ اگر کوئی اسے گولی مار دے تو یہ خود کُشی نہیں بلکہ اس کا قتل ہے۔ بعض اوقات قرض خواہ یا منچلے لوگ کسی کی کوئی کمزوری پکڑ کر اسے اتنا تنگ کرتے ہیں کہ وہ جذبات میں آکر خود کُشی کر لیتا ہے۔ یاد رَکھیے! کسی کے لیے بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو داغدار کرنے کی دھمکی دینا یا کسی قرض خواہ کا اپنے مَقْرُوض کے تنگ دَست ہونے کے باوجود اسے مہلت نہ دینا نیز ان باتوں سے تنگ آکر اس شخص کا خود کُشی کر لینا ہرگز جائز نہیں۔ قرض خواہ اپنے مَقْرُوض سے رَقم کا تقاضا کر سکتا ہے، لیکن اُسے چاہیے کہ وہ اس معاملے میں نَرمی کرے اور شریعت کا دامن

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۳۳ ماخوذاً

ہاتھ سے نہ جانے دے کیونکہ مَقْرُوض تنگ دَست ہو تو قرض خواہ پر اُسے مہلت دینا واجِب ہے[1]۔ [2] حتّٰی کہ وہ خوش حال ہو کر اس کا قرض لوٹا سکے۔ بعض قرض خواہ اپنے مَقْرُوض سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ کسی اور سے قرض لے کر مجھے میری رَقم لوٹا دو اِس طرح کا تقاضا کرنا بھی دُرُست نہیں ہے۔ ہاں! اگر مَقْرُوض کے گھر والوں میں سے کوئی اس کو قرض اتارنے کے لیے رَقم دے سکتا ہو اور انھیں بعد میں دُشواری بھی نہ ہو جیسے والد، والدہ اور بھائی وغیرہ تو ان سے لینے کا مشورہ دینے میں حَرَج نہیں۔

کیا میاں بیوی جنّت میں یکجا ہوں گے؟

سُوال: کیا میاں بیوی دونوں جنّت میں ایک ساتھ رہیں گے؟

جواب: جی ہاں! اگر میاں بیوی کا خاتمہ اِیمان پر ہوا تو یہ دونوں جنّت میں ساتھ رہیں گے۔[3] اگر ان میں کسی کا مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان سَلامت نہ رہا تو دوزخ اس کا ٹھکانا ہو گا اور جو جنّت میں جائے گا اس کا کسی دوسرے جنّتی سے نکاح ہو جائے

---

1. الزواجر، کتاب البیع، الکبیرۃ الثامنۃ والسبعون... الخ، ۱/۴۹۰ دار المعرفۃ بیروت
2. حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ہر غریب مَقروض کو مہلت دینا واجِب ہے اور قرض مُعاف کرنا مستحب ہے۔ مہلت دینا ہر اس قرض میں واجِب ہے جو مالی کاروبار کا ہو جیسے تجارتی قرض۔ مگر دین، مہر، کفالہ، حوالہ، صلح کے روپیہ پر مہلت واجِب نہیں۔ (تفسیر نعیمی، پ۳، البقرۃ:۲۸۰، ۳/۱۶۶-۱۶۷ ملتقطاً مرکز الاولیا لاہور)
3. التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، باب اذا ابتکر الرجل امراۃ فی الدنیا کانت زوجتہ فی الاخرۃ، ص ۴۶۲ دار السلام بیروت

گا۔ جنّت میں جانے والے کو اپنے دوسرے فریق کے بچھڑنے کا کوئی غم و صَدمہ بھی نہیں ہو گا کیونکہ جنّت غم اور صَدمے کا مقام نہیں۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	حُجّاجِ کِرام سے بے جا سُوالات کرنا	13
بِھیڑ کی وجہ سے حج کو نہ جانا کیسا؟	1	کیا ہر سال حج کریں گے؟	14
رَمل کی تعریف اور اس کے اَحکام	3	رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ میں جانے کے لیے دوڑنا کیسا؟	15
عالمِ دِین کی راہ نُمائی میں حج کرنا چاہیے	4	رَمَل صِرف مَردوں کے لیے سُنَّت ہے	17
اِضْطِباع اور رَمل سُنَّت ہے	6	عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہ دینے میں حِکمت	18
عمرہ کرنے کے بعد حَلق کروانا کیسا؟	7	اسلامی بہنوں کو اپنی آئی ڈی بنانا کیسا؟	18
حَلق کروانا کب واجِب ہے؟	8	دُعائے عطّار	21
حَلق کروانے میں اِحتیاط	8	مَدَنی مُنّیوں کا "شکریہ" نام رکھنا کیسا؟	21
بارگاہِ رسالت میں سَلام پہنچانے کا طریقہ	9	کیا اَمّی اَبو کا عقیقہ کیا جا سکتا ہے؟	22
حُجّاجِ کِرام سے سَلام و دُعا پہنچانے سے متعلق پوچھنا	11	حَلق اور تَقصِیر کی شَرعی حیثیت	22

اسلامی بہنوں کا مُنہ چھپا کر نفلی طواف کرنا کیسا؟	22	دَم اور صَدَقہ کہاں ادا کیا جائے ؟	27
عورتوں کے لیے طواف کی اِحتیاطیں	23	کفارہ کس مُلک کی کرنسی سے ادا کیا جائے؟	27
اُمُّ الْمُؤمنین کا بے مثال پَردہ	24	نماز میں داڑھی سے کھیلنا کیسا؟	28
اِحتیاطاً صَدَقہ یا دَم دینا کیسا؟	25	کیا حالتِ احرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟	29
بال ٹوٹنے سے کب کفارہ لازم آتا ہے؟	26	مَقروض پر قرض کے تقاضے میں نَرمی کیجیے	29
اِحرام باندھنے سے پہلے سر منڈوانا کیسا؟	27	کیا میاں بیوی جنت میں یکجا ہوں گے ؟	30

زبان چلائیے جنَّت میں دَرَخْت لگائیے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 129 پر ہے:”(ایک بار) مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہیں تشریف لے جارہے تھے حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُلاحظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ اِستفسار فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتادوں! سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھنے سے ہر کلمہ کے عوض (یعنی بدلے) جنَّت میں ایک دَرخت لگ جاتا ہے۔(ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، ۴/۲۵۲، حدیث:۳۸۰۷) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں چار کلمے اِرشاد فرمائے گئے ہیں: (1) سُبْحٰنَ اللّٰہ (2) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (3) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (4) اَللّٰہُ اَکْبَر یہ چاروں کلمات پڑھیں تو جنَّت میں چار درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مثلاً اگر سُبْحٰنَ اللّٰہ کہا تو ایک درخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زَبان چلاتے جایئے اور جنَّت میں خوب خوب درخت لگواتے جایئے۔“

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مَدَنی انعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مَدَنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net